ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

# الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم - یک شنبہ

۱۴ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

جلد ۶/۴۱ ۸ احسان ۱۳۳۱ ہش ۸ جون ۱۹۵۲ء نمبر ۱۳۷

## اخبار احمدیہ

لاہور ۷ جون ۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت کل سے بخار کی وجہ سے بہت خراب ہے۔ بخار ۱۰۰ کے قریب ہے مگر کمزوری بے حد ہے۔ کاورد مائیسن مل رہی ہے ۔ تا حال افاقہ نہیں ہوا ضعف بڑھتا جا رہا ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں ؞

★ ——— ★

## خود کاشت رقبوں کے اعلان کا طریق کار
### ضروری قواعد شائع کر دیئے گئے

لاہور ۷ جون حکومت پنجاب نے خود کاشت زمینوں کے اعلان کے متعلق ضروری قواعد کا مسودہ منظور کر لیا ہے ۔ خود کاشت رقبوں کا اعلان ۳ جولائی ۱۹۵۲ء تک ہو جانا چاہیئے ۔ یہ قواعد عوام کی اطلاع کے لئے شائع کر دیئے گئے ہیں ۔ اگر کسی کو ان پر کوئی اعتراض ہو یا وہ اس بارے میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہتا ہو ۔ تو اسے چاہیئے ۔ کہ وہ اپنے اعتراضات یا تجاویز ۲۳ جون ۱۹۵۲ء تک فنانشل کمشنر ریونیو کے نام ارسال کر دے ۔ یہ قواعد پنجاب ٹیننسی ایکٹ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۱۰۶ کے ماتحت وضع کئے گئے ہیں ۔

## نزدیک و دور سے
### — ۷ جون ۱۹۵۲ء —

— کھٹمنڈو شاہ نیپال نے وزیر اعظم کی سفارش پر وزیر مواصلات مسٹر پی ۔ کے مصرا کو برطرف کر دیا ہے ۔ مسٹر مصرا نے پچھلے دنوں نیپال کانگریس کے خلاف ایک جماعت بنائی تھی ۔ اور نئی دہلی ریڈیو نے ان پر کانگریس کے خلاف سازش کرنے کا الزام لگایا تھا ۔

— لاہور پنجاب کی صوبائی مارکٹنگ فیڈریشن نے ایک سال سے بھی کم عرصہ میں ۸۸ لاکھ روپے کا کاروبار کیا ہے ۔ جس میں اسے ½۱ لاکھ روپے کے قریب کمیشن حاصل ہوئی ۔ یہ فیڈریشن گزشتہ سال اگست میں قائم ہوئی تھی ۔ اس کا مقصد مختلف کواپریٹو سوسائٹیوں کے کام کو یکجا کرنا اور انہیں اس طرح خسارے کے امکانات سے بچانا ہے ۔

— نیو یارک ۔ عرب ایشیائی ملکوں کے نمائندے کل انڈونیشی نمائندوں کے دفتر میں جمع ہوئے ۔ تونس میں فرانس نے جن نئی اصلاحات کے نفاذ کا اعلان کیا ہے ۔ ان سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کیا گیا ؞

— لاہور پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ مری میں ۱۵ روز قیام کرنے کے بعد آج صبح لاہور واپس آ گئے ۔

— پوسان ۔ کوریا میں لڑنے والے ترکی بریگیڈ کے نائب کمانڈر وہاں لڑتے ہوئے مارے گئے ۔

— لاہور ۔ محکمہ تعلقات عامہ پنجاب کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر مسٹر افتخار علی آج لاہور سے کراچی روانہ ہو گئے ۔ وہاں سے وہ جرنلزم اور تعلقات عامہ کی اعلیٰ تربیت کے لئے انگلستان جائیں گے ؞

---

## مغربی پاکستان کی تمام صوبائی اور ریاستی حکومتوں کو زیادہ غلہ اگانے کی مہم شروع کرنے کی ہدایت
### حکومت سندھ معمول سے زائد رقبہ میں غلہ کاشت کرنیوالوں کو لگان میں خاص رعایت دیگی

کراچی ۷ جون ۔ مرکز نے مغربی پاکستان کے تمام صوبوں اور ریاستوں کو ہدایت کی ہے ۔ کہ زیادہ اناج اگانے کی مہم شروع کی جائے ۔ تاکہ آئندہ ملک کے کسی حصہ میں اناج کی کمی نہ ہونے پائے ۔ اس اقدام کے نتیجہ میں امید ہے کہ فصل خریف میں اناج کی پیداوار بڑھ جائے گی ۔ اور گیہوں کی مانگ میں یقیناً فرق پڑ جائے گا ۔ زیادہ اناج پیدا کرنے کی مہم آئندہ ربیع کی فصل میں بھی جاری رہے گی ۔ گزشتہ دنوں مرکز اور صوبائی حکومتوں کے افسران اعلیٰ کے درمیان متعدد مقامات پر جو غذائی کانفرنسیں ہوتی رہی ہیں ۔ ان میں یہ نئی مہم جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔

اسی نوعیت کی ایک کانفرنس کل کراچی میں بھی ہوئی جس میں وزیر زراعت پیرزادہ عبدالستار کے علاوہ سندھ کے افسران خوراک اور گورنر سندھ مسٹر دین محمد نے بھی شرکت کی ۔ اس کانفرنس میں اناج کی پیداوار بڑھانے کے لئے سندھ کے واسطے ایک جچھ نکاتی پروگرام منظور کیا گیا ۔ چنانچہ اس کے تحت فیصلہ کیا گیا ہے کہ فصل خریف کے موقعہ پر جو کاشتکار گزشتہ فصل خریف کے رقبہ سے زائد رقبہ میں اناج کی کاشت کریں گے ۔ انہیں زائد رقبہ کے لگان میں ۲۰ فیصدی کی رعایت دی جائے گی نیز اگر کوئی کاشتکار بالکل نئی زمین میں اناج بوئے تو خریف کی اس فصل کا اس سے مالیہ نہ لیا جائے ۔ علاوہ ازیں ایک اور فیصلے کی رو سے جن نئی یا زائد زمینوں میں غلہ کی کاشت کی جائے گی ۔ ان کے لئے پانی بھی مہیا کیا جائے گا نیز کاشتکاروں کو غلہ کا عمدہ بیج اور کیمیاوی کھاد رعایتی نرخوں پر سپلائی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ۔

کانفرنس میں جو دوسرے اہم فیصلے کئے گئے ۔ ان میں اناج خریدنے کی مہم کو تیز کرنے اور حیدر آباد میں گندم کی بہم رسانی کا مستقل نظام قائم کرنے کے فیصلے شامل ہیں ۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ ہر ضلع میں جو غلہ خریدا جائے اسے مقامی طور پر ہی محفوظ رکھا جائے ۔ تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ وہیں دستیاب ہو سکے ۔ دوسرے فیصلہ کے مطابق قرار پایا کہ آئندہ مہینے کی یکم تاریخ سے حیدر آباد میں غلہ کی بہم رسانی کا انتظام کر کے بالغوں کے لئے ۴ چھٹانک فی کس اور بچوں کیلئے ۲ چھٹانک فی کس یومیہ کے حساب سے اناج مہیا کیا جائے ۔ اناج کی فراہمی کے سلسلہ میں فوری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حکومت خوردہ فروشوں کے ذریعہ گندم فروخت کرنے کا بھی انتظام کر رہی ہے ۔ کوشش کی جائیگی کہ حیدر آباد کے علاوہ دوسرے شہروں میں بھی اناج کی بہم رسانی کا نظام قائم ہو جائے

## لاہور میں تین ہزار نئے مکانات تعمیر کئے جائینگے

لاہور ۷ جون ۔ امپروومنٹ ٹرسٹ ½۱ سال کے اندر اندر ۳ ہزار نئے مکان تعمیر کرے گا ۔ یہ مکان ان لوگوں کو دیئے جائیں گے ۔ جو شہر کے گنجان علاقوں میں رہائش ۳۴ رکھتے ہیں ۔ یا ان کی الاٹمنٹ میں ان مہاجرین کو ترجیح دی جائے گی جو ہسپتالوں یا اسی قسم کے دوسرے اداروں میں آباد ہیں ۔ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے امپروومنٹ ٹرسٹ کو ۳۶ لاکھ روپیہ دیا گیا ہے ۔ مکانات

## ترکی کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کو آئندہ ماہ لنڈن آنے کی دعوت
### بحیرۂ روم اور مشرق وسطیٰ کے مجوزہ کمانوں پر بات چیت کا امکان

لنڈن ۷ جون حکومت برطانیہ نے ترکی کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کو باہمی مفادات کے معاملات پر بات چیت کرنے کے لئے اگلے ماہ کے اوائل میں لنڈن آنے کی دعوت دی ہے ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ نے باخبر حلقوں کے حوالہ سے اطلاع دی ہے ۔ کہ ان مذاکرات میں بحر روم اور مشرق وسطیٰ کی مجوزہ کمانوں کے مسائل زیر بحث آئیں گے ۔ مشرق وسطیٰ کی صورت حال میں بعض تبدیلیوں کی وجہ سے یہ تجویز بھی زیر غور ہے ۔ کہ مشرق وسطیٰ کی کمان کو وسعت دے کر ایک قسم کا منصوبہ بندی بورڈ بنا دیا جائے ۔ جو معاہدہ شمالی اوقیانوس کے تحت کام کرے ۔

— لنڈن ۷ جون ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انگلستان کی ملکہ الزبتھ کی تاج پوشی آئندہ سال ۲ جون کو ادا کی جائے گی ۔

## جنرل پوسٹ آفس لاہور میں شبینہ ڈاکخانہ

لاہور ۷ جون جنرل پوسٹ آفس لاہور میں ایک شبینہ ڈاک خانہ قائم کر دیا گیا ہے ۔ یہ ڈاک خانہ اتوار اور دیگر چھٹیوں کے علاوہ روزانہ ساڑھے تین بجے سے رات کے دس بجے تک کھلا رہے گا ۔ اس میں خطوط پارسل وی ۔ پی ۔ منی آرڈر اور رجسٹری خطوط وغیرہ کے لئے لیٹ فیس چارج کی جائے گی ؞

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی ۔

# تحریک جدید اور ۲۹ رمضان المبارک

تحریک جدید کے ایک مکینکل انجینئر جن کا نام ظاہر نہیں کیا جارہا۔ جن کا وعدہ -/۳۶۰ ہے۔ اور اس میں سے -/۹۳ وصول ہوئے تھے۔ وہ لکھتے ہیں۔

واقعی حضور کے ارشاد کے مطابق باعزت بری ہونے کے نمایاں آثار نظر آگئے ہیں۔ تین ماہ میں سے آدھی تنخواہ مل گئی ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالاتے ہوئے -/۹۵ کی رقم چندہ تحریک جدید میں جماعت لائل پور میں ادا کررہا ہوں۔ دلی جذبات کا اظہار تو کاغذ پر لانا محال ہے یوں خیال فرمایئے۔ کہ دل میں ابال اٹھتا ہے کہ ۳۱ رمئی تک وعدہ مکمل کردوں۔ حالات خدا کے قبضہ میں ہیں۔ وقت تنگ ہوتا جارہا ہے -/۱۷۲ کی رقم سال ۱۸ میں سے ابھی میرے پر واجب ہے۔ اگر تین ماہ کی تنخواہ جو رکی ہوئی ہے مل جاتی تو تحریک جدید کا وعدہ سو فی صدی ۳۱ مئی تک ادا ہوجاتا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی عرضداشت کریں۔

تحریک جدید کے وعدے ۳۱ مئی تک پورے کرنے کے لئے کوشش فرمارہے ہیں۔ اگر کوئی دوست اس تاریخ تک باوجود کوشش کے نہ ادا کرسکے۔ تو انہیں یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جون کے آخر تک ادا ہوجائے۔ کیونکہ جون کا مہینہ بھی ادائیگی چندہ تحریک جدید کا بہترین وقت ہے۔ جیسا کہ حضور فرما چکے ہیں۔ اور جون کے آخر میں ۲۹ رمضان المبارک بھی آتا ہے۔ اس لئے تحریک جدید کے مجاہدین کوشش تو خاص طور پر فرمایا ہی کرتے ہیں کہ ۲۹ رمضان المبارک تک اپنے وعدے سو فی صدی پورے کردیں تاکہ ان کے نام حضور میں دعا کے لئے پیش ہوجائیں۔ پس آپ آج سے ہی ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کرنے کی جدوجہد فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

# پختہ اینٹ کے خریدار متوجہ ہوں

باوجودیکہ بفضل تعالیٰ اس وقت تک ربوہ دار الہجرت کے جملہ قطعات محلہ جات مختلف احباب کے نام الاٹ ہوچکے ہیں۔ پھر بھی بعض دوست تعمیر مکانات کی طرف مناسب عجلت کے ساتھ کما حقہ توجہ نہیں فرمارہے۔ اینٹ ریزرو کرنے والے احباب کی خدمت میں خصوصیت کے ساتھ عرض ہے کہ وہ اپنی اپنی جمع کردہ رقومات کی مالیت کی اینٹ اپنے اپنے الاٹ شدہ قطعات میں ڈلوالیں۔ اسی طرح ربوہ میں بغرض تعمیر مکانات زمین خریدنے والے دیگر دوستوں کی اطلاع کے لئے بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مطلوبہ تعداد میں پختہ اینٹ کی قیمت داخل کرکے جلد حاصل کرلیں۔

محلہ جات الف (دار الیمن) ب (باب الابواب) اور ج (دار النصر) میں مکانات بنانے کا ارادہ رکھنے والے احباب کی مناسب سہولت کے مدنظر مذکورہ محلہ جات کے قریب میں بھٹہ (ع) یعنی تیسرا بھٹہ جاری کیا جاچکا ہے۔ محلہ جات ص۔ ط۔ س اور د (دار الصدر۔ دار الفضل۔ دار الرحمت۔ اور دار البرکات) کی ضروریات کے پیش نظر پہلے سے دو بھٹے اور بھی جاری شدہ ہیں جملہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ مطلوبہ تعداد کے مطابق جلد از جلد پختہ اینٹ اٹھوانے کا انتظام فرمادیں (ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

# روزہ کی فلاسفی اور حکمت

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کے ذکر میں فرمایا ہے۔ لعلکم تتقون کہ روزہ کی فلاسفی اور حکمت یہ ہے۔ کہ تالوگ تقوےٰ شعار بنیں۔ ظاہر ہے۔ کہ جب ایک روزہ دار خدا کے حکم کے ماتحت کھانے پینے سے دستکش ہوجاتا ہے۔ جس پر اس کی بقاء شخصی موقوف ہے۔ اسی طرح خدا کے حکم کے ماتحت بیوی کے پاس نہیں جاتا۔ جس پر اس کی بقاء نوعی موقوف ہے۔ تو جب اتنی بڑی قربانی کرتا ہے تو اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ خدا کے حکم کے ماتحت خدا کی محرمات سے ضرور پرہیز کرے گا۔ تو اصل مقصد روزہ کے حکم سے یہ ہے کہ روزہ دار کو اسبات کی مشق کرائی جائے۔ کہ وہ خدا کے حکم کے ماتحت ہر قسم کی قربانی کرسکے۔ انہی معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه۔ کہ جو شخص روزہ رکھکر جھوٹی باتوں کو اور ان کے مطابق عمل کو نہیں چھوڑتا۔ تو ایسے شخص کا بھوکے پیاسے مرنا خدا کو پسند نہیں۔ کیونکہ اس نے روزہ کے مقصد کو اپنے عمل سے فوت کردیا۔ پس روزہ دار اصحاب کو چاہیئے کہ وہ روزہ رکھیں اور ساتھ ہی اس کی حکمت اور فلاسفی کو بھی لمحوظ رکھیں (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

# جھوٹی اور غیر ذمہ دارانہ خبریں شائع کرنے کے متعلق

## روزنامہ "زمیندار" کا اعتراف خود اس کی زبانی

"اوکاڑہ کے نامہ نگار نے ہمیں دو خبریں برائے اشاعت بھیجی تھیں ہم نے نامہ نگار کو ذمہ دار خیال کرتے ہوئے یہ اطلاعات شائع کردیں لیکن ہمیں افسوس سے یہ اعلان کرنا پڑتا ہے کہ جن اصحاب کے متعلق یہ دونوں خبریں تھیں۔ انہوں نے اس کی تردید کردی ہے:۔

(۱) چودھری غلام قادر نمبردار اوکاڑہ لکھتے ہیں کہ وہ "مرزائیت" سے تائب نہیں ہوئے بلکہ اب تک احمدیت کے حلقہ ارادت میں شامل ہیں۔

(۲) دوسری خبر مسٹر احمد اسلام صاحب منیجر لائل پور کاٹن ملز کے انتقال کے متعلق تھی۔ مسٹر احمد اسلام خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ و سلامت ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا انہیں عمر خضر عطا فرمائے اور مصائب اور آلام زمانہ سے محفوظ رکھے۔" (منقول از روزنامہ زمیندار لاہور مورخہ ۸ جون ۱۹۵۲ء ص۵ کالم ۸)

# یورپ میں مساجد کی تعمیر کیلئے

## جماعت کے زمیندار احباب کی ذمہ داری

### گندم کی فصل سے اس ذمہ داری کو ادا کردیا جائے

احباب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ میں تفصیل کے ساتھ وہ سکیم پڑھ چکے ہیں جو شوریٰ کے موقعہ پر بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے منظور ہوئی ہے۔

اس سکیم کے مطابق زمیندار احباب کے ذمہ جنکی زمین دس ایکڑ سے کم ہو ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد زمین والوں کیلئے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے شرح چندہ مقرر کی گئی ہے مزارع دوست دس ایکڑ سے کم زمین کی صورت میں دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد کی صورت میں ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقوم ادا فرمائیں۔

چونکہ گندم کی فصل نکل چکی ہے اس لئے زمیندار احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کے گھر کے قیام کے لئے اس فرض سے جلد سے جلد سبکدوش ہوکر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

# دورہ مجالس خدام الاحمدیہ

مکرم غنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو مجالس اضلاع گوجرانوالہ وسیالکوٹ کے دورہ پر بھجوایا جارہا ہے۔ اس لئے جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں اور وصول شدہ رقوم باخذ رسید انسپکٹر صاحب مذکور کو ادا فرمائیں اور باقاعدہ چندہ جات کی وصولی میں مدد دیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

# مولوی محمد صدیق صاحب کی تشویشناک حالت

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ اسلام سیرالیون تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد مندانہ طور پر التزاماً دعا فرمائیں۔

وکیل التبشیر ربوہ

(لیڈر بقیہ صفحہ ۳)

# شریعت جدیدہ والا نبی نہیں آسکتا

الفضل کی گذشتہ اشاعت میں مکرم محمد احمد صاحب پانی پتی کا ایک مضمون "حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور احمدیت" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے اس مضمون میں انہوں نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی جانب سے اپنے فرزند کے نام ایک مکتوب کا حوالہ شائع کیا ہے جس کی آپ نے پوری تشریح نہیں کی اس لئے غلط فہمی کا احتمال ہے مکتوب مذکور کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"اے فرزند! ایں وقت آنست کہ
در امم سابقہ دریں طور وقتی کہ پر از ظلمت
ست پیغمبر اولو العزم مبعوث مے گشت
و بنائے شریعت جدیدہ می کرد ......"

حضرت مجدد الف ثانی رح کے الفاظ

"و بنائے شریعت جدیدہ مے کرد"

صاف ظاہر کررہے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا یعنی کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو شریعت جدیدہ کی بنا رکھے البتہ جیسا کہ حدیث نبوی سے ظاہر ہے۔ ایسے ظلمت کے زمانہ میں جیسا کہ اس مکتوب میں ذکر ہے انبیاء بنی اسرائیل کے مثیل علماء آسکتے ہیں یعنی ایسے انبیاء جو شریعت جدیدہ کی بنا نہیں رکھیں گے۔ بلکہ اسی شریعت کی تجدید و احیاء از سر نو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کریں گے جو خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی:۔

روزنامہ الفضل لاہور
۸ جون ۱۹۵۲ء

# متضاد راہیں

الفضل کی گذشتہ اشاعت میں ہم نے ہفت روزہ "الاعتصام" گوجرانوالہ کے ایک اداراتی نوٹ کے کچھ اقتباسات ان کالموں میں نقل کر کے ثابت کیا تھا کہ ہمارے یہ احراری قسم کے مودودی لوگ احمدیت کے مقابلہ میں کس طرح بوکھلا گئے ہیں۔ اپنے اس اداراتی نوٹ میں "الاعتصام" کے مدیر محترم جناب محمد حنیف صاحب ندوی نے "مرزائیوں" کو بھی چند مشورے ارزانی فرمائے تھے جن میں سے ایک یہ ہے کہ:۔

"اگر "مرزائی" حضرات مرزا صاحب کو نبوت کا درجہ دینے پر ہی مصر ہیں تو انہیں نہایت سنجیدگی کے ساتھ اپنے آپکو اقلیت قرار دے لینا چاہیئے۔"
(الاعتصام ۳۰ مئی ۱۹۵۲ء)

ساتھ ہی آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ:۔

"مرزائی حضرات اگر مسلمانوں پر خیرسگالی کے جذبہ سے اثر ڈال سکتے ہوں اور اپنے حسن عمل سے ان کو متاثر کر سکتے ہوں تو بہتر ہوگا کہ اس پر اکتفا کریں اور اس طرح گذشتہ تلخیوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔"
(الاعتصام ۳۰ مئی ۱۹۵۲ء)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر "مرزائی" اپنے آپ کو اقلیت قرار دے لیں تو مولوی صاحب ان کی جان بخشی کر دیں گے اور "مسلمانوں" سے کہہ کہا کر ان کی صلح کرا دیں گے اور انہیں سمجھا دیں گے کہ اب انہیں کچھ نہ کہو۔ یہ اداراتی نوٹ چھپ گیا اور دنیا میں پھیل گیا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو کسی نے مولوی صاحب کو جھنجھوڑا ہے کہ حضرت آپ نے یہ کیا ظلم ڈھا دیا کہ "مرزائیوں" کی معمولی سی شرط پر جان بخشی کر دی اور یا پھر پچھتاوا لگا ہے۔ چنانچہ الاعتصام کی اشاعت ۶ جون میں اپنی اس فراخ دلی اور بذل وسخاوت پر ایک اداراتی نوٹ بعنوان "مرتد یا اقلیت" میں خود ہی پانی پھیر دیا ہے چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

"آجکل پورے ملک میں مرزائیت کے خلاف ایک طوفان بپا ہے اور لوگ جوشِ غضب میں ان کی صحیح حیثیت واضح کرنے سے بھی تضاد کا شکار ہو رہے ہیں۔ ایک طرف تو حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں اقلیت قرار دیا جائے اور ان کی آبادی کے مطابق ان کے حقوق کا تعین کیا جائے۔ اور دوسری جانب انہیں مرتد کہا جا رہا ہے۔ حالانکہ ان دونوں موقفوں میں بڑا فرق ہے۔

معلوم ہوتا ہے کچھ لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ مرتد کے حقوق شہریت بھی اسلامی حکومت میں محفوظ ہی رہتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مرتد کا وجود مسلمان حکومت کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ چونکہ مرزائیوں سے ہمارا اختلاف ختم نبوت کا ہے اور مسلمان ختم نبوت سے متعلق بڑے نازک جذبات رکھتے ہیں اس لئے شرعاً ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم ایسے طائفہ کا خوب تعاقب کریں جو اس بنیادی عقیدہ سے مسلمانوں کو متزلزل کرتا ہے اور قطعی اس لائق ہے کہ دائرہ اسلام میں نہ رہے لیکن اس کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں ہونا چاہیئے کہ ان کے حقوق کے تعین سے متعلق خود مسلمان ہی متضاد راہوں پر چل پڑیں۔ شریعتِ اسلامی میں یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ آپ ایک گروہ کو مرتد بھی قرار دیں اور پھر اس کے لئے اسلامی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کریں کہ اس کیلئے اقلیت کے حقوق متعین کئے جائیں ایسی مثال شریعت میں کہیں نہیں ملتی کہ مرتد کو اقلیت قرار دیا گیا ہو۔

صورتِ مسئلہ بالکل صاف اور واضح ہے کہ اسلامی حکومت میں اقلیت وہ گروہ کہلاتا ہے جس کا مذہب اور شریعت مسلمانوں سے الگ ہو۔ مثلاً یہودی۔ عیسائی۔ زرتشتی وغیرہ جو اقلیت میں تھے اسلام کے زمانۂ حکومت میں ذمی ٹھہرائے گئے اور اسی طرح ان کے حقوق بھی متعین ہوئے۔

لیکن مرتدین کے لئے اسلام میں یہ گنجائش قطعی نہیں ہے۔ اسلام کا ادنےٰ طالب علم بھی اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ اسلام کی عدالت میں جب مرتدین کا کیس پیش ہؤا تو اسلامی قانون کی بناء پر وہ تلوار ہی سے فیصل ہؤا۔"

یعنی اب مولوی صاحب مسلمانوں سے فرماتے ہیں کہ بابا! پہلے صلاح مشورہ کر کے یہ فیصلہ کر لو کہ "مرزائیوں" کو قتل کرنا ہے یا زندہ رکھنا ہے؟ اگر قتل کرنا ہے تو انہیں مرتد قرار دو اور اگر اقلیت بنا کر زندہ رکھنا ہے تو پھر انہیں کافر قرار دو۔ یعنی جو کچھ کرو شریعت کی آڑ لے کر کرو۔ بے شرع کیوں ہوتے ہو۔

در اصل اس نوٹ میں مولوی صاحب نے فیصلہ بھی خود ہی فرما دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتے ہیں کہ:۔

"چونکہ مرزائیوں سے ہمارا اختلاف ختم نبوت کا ہے اور مسلمان ختم نبوت سے متعلق بڑے نازک جذبات رکھتے ہیں اس لئے شرعاً ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم ایسے طائفہ کا خوب تعاقب کریں جو اس بنیادی عقیدہ سے مسلمانوں کو متزلزل کرتا ہے اور قطعی اس لائق ہے کہ دائرہ اسلام میں نہ رہے ......... ایسی مثال شریعت میں کہیں نہیں ملتی کہ مرتد کو اقلیت قرار دیا گیا ہو ......... اسلام کا ادنےٰ طالب علم بھی اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ اسلام کی عدالت میں جب مرتدین کا کیس پیش ہؤا۔ تو اسلامی قانون کی بناء پر وہ تلوار ہی سے فیصل ہؤا۔"

یعنی "مرزائی" بوجہ ختم نبوت کا انکار کرنے کے "مرتد" ہیں۔ اس لئے اسلامی شریعت میں ان کی سزا تلوار ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ "مرزائی" "ختم نبوت" کے ہرگز منکر نہیں ہیں۔ صرف بعض علمائے اسلام کو "ختم نبوت" کی تعبیر میں ان سے اختلاف ہے۔ تو سوال ہے کہ کیا محض اختلاف تعبیر کی وجہ سے کوئی شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے؟ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو ان علمائے اسلام کو مولٰنا محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند سے بھی تو اس مسئلہ میں وہی اختلاف ہے جو "مرزائی حضرات" سے ہے اور کسی دیوبندی عالم نے آج تک ان کی تردید نہیں کی جس کے یہ معنی ہیں کہ تمام دیوبندی علماء ان سے متفق ہیں تو پھر کیا دیوبندیوں کے لئے بھی جناب کی شریعت اسلامیہ کا وہی حکم ہے جو "مرزائیوں" کے لئے ہے یا نہیں؟۔ کیا دیوبندی مرتد نہیں۔ کیوں؟ کیا ان کے خلاف اسی بناء پر ارتداد کا فتویٰ نہیں لگا؟ پھر مولٰنا! جو لوگ

انما انا بشر مثلکم

کے یہ معنی کرتے ہیں کہ تحقیق نہیں ہوں میں بشر تمہاری طرح یعنی "میں خدا ہوں" اور جو ہمیشہ یہ اشعار گاتے رہتے ہیں ؎

وہی جو مستوی ہے عرش پر خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر
نگاہ عاشق کی دیکھ لیتی ہے پردہ میم کو اٹھا کر
دیارِ یثرب میں آ کے بیٹھیں ہزار منہ کو چھپا چھپا کر (اقبال)

کیا یہ لوگ مشرک ہو کر مرتد نہیں ہو گئے؟ یہی ہے نہ آپ کا سوادِ اعظم؟ نکالئے نا تلوار اب پھر شیعہ وہ تو خالص مرتد ہیں کیا نہیں؟

مولوی صاحب! یہ کفر و ارتداد کی بیماری اگر کھل پڑی تو بڑی مشکل ہو جائے گی۔ پاکستان خونستان بن جائے گا۔ خدا کے لئے مسلمانوں پر رحم کیجئے ۔۔۔ مگر آپ کو اس سے کیا۔ آپ تو ہیں مولٰنا اور مولٰنا بھی احراری قسم کے ..... آپ کی شریعت کے سامنے پاکستان ہے کیا چیز۔

اور اگر مولانا دیوبندیوں۔ "مرزائیوں"۔ شیعوں اور مشرکوں کو مرتد قرار نہیں دیتے صرف کافر قرار دیتے ہیں تو ظاہر ہے کہ تمام مسلمان اقلیتوں میں بٹ جائیں گے تو پھر کیا اکثریت "وہابی" بن جائیں گے جو یہاں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہیں؟

مولٰنا برائے خدا کچھ تو عقل و فکر سے بھی کام لیا کریں آخر یہ اللہ تعالےٰ نے آپکو بے کار تو نہیں دئیے وہ تو قرآن کریم میں بار بار یہی تاکید کرتا ہے۔

افلا تعقلون

جناب دیوان سنگھ صاحب ایڈیٹر "ریاست دہلی" اپنے ہفت روزہ کی اشاعت ۱۹ مئی میں لکھتے ہیں:۔

"اس ہفتہ کراچی میں احمدی جماعت کا جلسہ ہو رہا تھا اور چوہدری سر ظفر اللہ خاں وزیر خارجیہ پاکستان (جو احمدی ہیں) تقریر کر رہے تھے کہ پانچ سو غیر احمدی مسلمانوں نے جلسہ پر حملہ کر دیا "ظفر اللہ مردہ باد" اور "قادیانی مردہ باد" کے نعرے بلند ہوئے ہجوم نے جلسہ کرنے والوں پر پتھر اینٹیں اور سوڈا واٹر کی بوتلیں پھینکیں اور کئی درجن اشخاص زخمی ہوئے۔

یہ واقعہ ہے کہ غیر احمدی مسلمان احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ حالانکہ ایک احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا کی وحدت اور رسول اللہ کی رسالت کا قائل ہو اور قرآن پر اس کا ایمان ہو چنانچہ پاکستان کے احراری حضرات تو چونکہ اپنے سیاسی خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اپنے لئے خطرہ سمجھتے ہیں ان کا تو مشن ہی اب یہ ہے کہ احمدیوں کی مخالفت کریں اور پبلک کو احمدیت کے خلاف اکسائیں۔"

مولٰنا! عبرت حاصل کیجئے۔ آپ تو شریعت کے عالم فاضل ہیں مگر دہلی کا یہ کافر شریعت کے اس بنیادی اصول کو آپ سے بدرجہا بہتر طور پر جانتا ہے کہ

"جو شخص خدا تعالےٰ کی وحدت اور رسول اللہ صلعم کی رسالت کا قائل ہو اور قرآن پر اس کا ایمان ہو۔ وہ اسلامی شریعت کے نزدیک مسلمان ہوتا ہے اور مرتد یا کافر نہیں ہوتا"

آپ تو اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ کیا وہ حدیث آپ کو یاد نہیں کہ جب حضرت خالدؓ نے ایک دشمن کو جس نے لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھ لیا تھا اس وجہ سے قتل کر دیا تھا کہ آپ کے خیال میں اس نے ڈر کر کلمہ پڑھا تھا اور دل سے مسلمان نہیں ہؤا تھا تو رسول کریمؐ (فداہ امی و ابی) نے آپ کا یہ عذر سن کر فرمایا تھا کہ "کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا؟" کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جو شخص زبان سے بھی لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھتا ہے اس کو دنیا کی کوئی حکومت مرتد یا کافر قرار نہیں دے سکتی۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

# روایاتِ محمود

## فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

(۲)

(۲۶) مجھے سب سے زیادہ ایک بوڑھے شخص کی شہادت پسند آیا کرتی ہے یہ ایک سکھ ہے جو آپ کا بچپن کا واقف ہے۔ وہ آپ کا ذکر کرکے بے اختیار رو پڑتا تھا۔ سنایا کرتا ہے کہ ہم کبھی آپ کے پاس آکر بیٹھتے تھے تو آپ ہمیں کہتے کہ جاکر میرے والد صاحب سے سفارش کرو کہ وہ مجھے خدا اور دین کی خدمت کرنے دیں اور دنیوی کاموں سے معاف رکھیں۔ پھر وہ شخص یہ کہہ کر رو پڑتا کہ "وہ تو پیدائش ہی سے ولی تھے" (احمدیت یعنی حقیقی اسلام صـ۱۰۶)

(۲۷) یہاں (قادیان) سے جنوب کی طرف ایک گاؤں ہے۔ کاہلواں اس کا نام ہے۔ وہاں کا ایک سکھ مجھے اکثر ملنے کے لئے آیا کرتا تھا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسی محبت تھی کہ باوجود سکھ ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر پر جاکر سلام کیا کرتا تھا۔ دعا کا طریق ان میں نہیں۔ خلافت کے ابتدائی ایام میں جب کہ ۹-۱۰ بجے کے قریب ڈاک آیا کرتی تھی اور میں مسجد مبارک میں بیٹھ کر دیکھا کرتا تھا۔ ایک دن وہ سکھ اس وقت جبکہ میں ڈاک دیکھ رہا تھا آیا۔ اور مسجد مبارک کی سیڑھیوں پر سے ہی مجھے دیکھکر چیخ مار کر کہنے لگا۔ آپ کی جماعت نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔ مجھے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کے تعلقات کا علم تھا۔ میں نے اسے محبت سے سمجھایا اور پوچھا کیا ہوا۔ آپ بیان کریں۔ اگر میری جماعت کے کسی شخص نے آپ کو کسی قسم کی تکلیف اور دکھ دیا ہے۔ تو میں اسے سزا دونگا۔ میرے یہ کہنے پر اس نے جو کچھ دکھ بتایا وہ یہ تھا کہ میں مرزا صاحب کی قبر پر متھا ٹیکنے کے لئے گیا تھا مگر مجھے متھا ٹیکنے نہیں دیا گیا۔ میں نے کہا ہمارے ہاں یہ شرک ہے اور ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اس نے کہا اگر آپ کے مذہب میں یہ بات ناجائز ہے تو آپ نہ کریں۔ مگر میرے مذہب سے آپ کو کیا واسطہ؟ مجھے کیوں نہ متھا ٹیکنے دیا جائے جب اس کا جوش ٹھنڈا ہوا تو کہنے لگا۔ ہمارا آپ کے خاندان سے پرانا تعلق ہے۔ میرا باپ بھی آپ کے دادا صاحب کے پاس آیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ جب وہ آیا۔ تو میں اور میرا ایک بھائی بھی ساتھ تھا اس وقت ہم چھوٹی عمر کے تھے۔ آپ کے دادا صاحب اس وقت افسوس سے میرے باپ سے کہنے لگے مجھے بڑا صدمہ ہے۔ اب میری موت کا وقت قریب ہے میں اپنے اس لڑکے کو بہت سمجھاتا ہوں۔ کہ کوئی کام کرے۔ مگر یہ کچھ نہیں کرتا۔ کیا مرنے کے بعد یہ اپنے بھائی کے ٹکڑوں پر پڑا رہے گا۔ پھر کہنے لگے۔ لڑکے لڑکوں کی بات مان لیتے ہیں اور دونوں بھائیوں سے کہا تم جاکر اسے سمجھاؤ۔ اور پوچھو کہ اس کی مرضی کیا ہے۔ ہم دونوں بھائی گئے دوسرے بھائی کو تو میں نے نہیں دیکھا۔ وہ پہلے فوت ہوچکا ہے۔ مگر جس نے یہ بیان کیا وہ مجھ سے ملتا رہتا ہے اس نے مجھے بتایا۔ ہم آپ کے والد کے پاس گئے اور جاکر کہا۔ آپ کے باپ کو شکوہ ہے کہ آپ کوئی کام نہیں کرتے۔ آپ کا ارادہ کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات سنکر فرمایا کہ بڑے مرزا صاحب خواہ مخواہ فکر کرتے ہیں۔ میں نے جس کا نوکر ہونا تھا۔ اس کا نوکر ہوچکا ہوں۔ اس پر آپ کے دادا صاحب نے کہا۔ اگر وہ یہ کہتا ہے۔ تو ٹھیک ہے۔

(الفضل جلد ۲۲ نمبر ۸ صـ۶)

(۲۸) اگر مرزا صاحب نے نوکری کی تو ضرور اس میں کوئی اور غرض ہوگی۔ آپ کے دل کی یا اللہ تعالیٰ کی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس میں دونوں کی ایک ایک غرض تھی۔ حضرت مرزا صاحب کی ایک تحریر ملی ہے۔ جو آپ نے (اپنے) والد صاحب کے نام لکھی تھی۔ آپ کے والد صاحب آپ کو دنیوی معاملات میں ہوشیار کرنے کے لئے مقدمات وغیرہ میں مصروف رکھنا چاہتے تھے اور آپ کی جو تحریر ملی ہے۔ اس میں آپ نے اپنے والد صاحب کو لکھا ہے کہ دنیا اور اس کی دولت سب فانی چیزیں ہیں۔ مجھے ان کاموں سے دور رکھا جائے۔ مگر جب انہوں نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا تو آپ سیالکوٹ چلے گئے کہ وہاں کو تھوڑا سا کام کرکے رات کو بے فکری کے ساتھ ذکر الٰہی کرسکیں۔ دوسری حکمت اس میں یہ ہے کہ قادیان سارا ہماری ملکیت ہے اور اب بھی جن لوگوں نے وہاں زمینیں لی ہیں، وہ سب احمدی ہیں۔ اس لحاظ سے بھی گویا وہاں کے لوگ ہماری رعایا ہیں۔ اسلئے وہاں کے لوگوں کی حضرت مرزا صاحب کے متعلق شہادت پر کوئی کہہ سکتا تھا کہ خواجہ کا گواہ مینڈک اسلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سیالکوٹ لا ڈالا۔ جہاں آپ کو غیروں میں رہنا پڑا۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کا منشاء یہ تھا کہ ناواقف لوگوں میں سے وہ لوگ جن پر آپ یا آپ کے خاندان کا کوئی اثر نہ ہو آپ کی پاکیزہ زندگی کے لئے شاہد کھڑے کئے جائیں۔ پھر سیالکوٹ پنجاب میں عیسائیوں کا مرکز ہے۔ وہاں آپ کو ان کے مقابلہ کا بھی موقعہ مل گیا۔ آپ عیسائیوں سے مباحثات کرتے رہتے تھے۔ اور مسلمانوں نے آپ کی زندگی کو دیکھا قادیان کے لوگوں کو آپ کا مزارع کہا جاسکتا تھا۔ مگر سیالکوٹ کے لوگوں کی یہ حیثیت نہیں تھی۔ وہاں کے تمام بڑے بڑے مسلمان آپ کی علوشان کے معترف ہیں۔ مولوی میر حسن صاحب جو ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے استاد تھے اور جن کے متعلق ڈاکٹر صاحب ہمیشہ اظہار عقیدت کرتے رہے ہیں اگرچہ وہ آخر تک سلسلہ کے مخالف رہے مگر وہ ہمیشہ اس بات کے معترف تھے کہ مرزا صاحب کا پہلا کیریکٹر بے نظیر تھا۔ اور آپ کا اخلاق بہت ہی اعلیٰ تھا پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو سیالکوٹ میں معمولی نوکری اس غرض سے کرائی تھی۔ کہ اس زمانہ میں عیسائیوں کا بڑا رعب ہوتا تھا۔ اب تو کانگرس نے اسے بہت کچھ مٹا دیا ہے۔ اس زمانہ میں پادریوں کا رعب بھی سرکاری افسروں سے کم نہ تھا۔ اور اعلےٰ تو الگ رہے ادنیٰ ملازموں تک کی یہ حالت تھی کہ چٹھی رساں دیہات میں بڑی شان سے جاتے اور کہتے لاؤ مٹھائی کھلاؤ۔ تمہارا خط لایا ہوں۔ سیالکوٹ کا انچارج مشنری ولایت جانے لگا تو وہ حضرت مرزا صاحب کے ملنے کے لئے خود کچہری آیا۔ ڈپٹی کمشنر اسے دیکھکر اس کے استقبال کے لئے آیا۔ اور دریافت کیا کہ آپ کس طرح تشریف لائے ہیں۔ کوئی کام ہو تو ارشاد فرمائیں ۔۔۔۔۔ مگر اس نے کہا میں صرف آپکے اس منشی سے ملنے آیا ہوں یہ ثبوت تھا اس امر کا کہ آپ کے مخالف بھی تسلیم کرتے تھے کہ یہ ایسا جوہر ہے جو قابل قدر ہے۔

(الفضل جلد ۲۱ نمبر ۱۲ صـ۶-۷)

(۲۹) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جوانی کا واقعہ ہے کہ آپ سیالکوٹ میں ایک مکان میں سو رہے تھے۔ اس کمرہ میں ایک ہندو صاحب بھی تھے جن کا نام لالہ بھیم سین تھا۔ اور وہ وکالت کا پیشہ کرتے تھے۔ انہی صاحب کے لڑکے لالہ کنور سین کچھ عرصہ ہوا لاء کالج لاہور کے پرنسپل تھے اور بعد میں ریاست جموں وکشمیر کے چیف جسٹس بھی رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے کہ جب سب سو گئے اور رات کا ایک حصہ گذر گیا۔ تو چھت میں ٹک ٹک کی معمولی سی آواز پیدا ہوئی۔ اور ایسی آواز عام طور پر گھروں میں جب شہتیر میں کوئی کیڑا وغیرہ لگا ہوا ہو۔ سنائی دیا کرتی ہے۔) اور میرے دل میں یہ خدشہ ہوا کہ چھت گرنے والی ہے۔ اس پر میں نے اپنے ساتھیوں کو جگایا۔ اور کہا کہ یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ مگر انہوں نے کہا۔ کوئی بات نہیں۔ صرف آپ کو وہم ہوگیا ہے۔ ایسی آواز تو ہمیشہ آیا ہی کرتی ہے۔ اور کیڑے لگے ہوئے شہتیر دس دس اور بیس بیس سال کھڑے رہتے ہیں۔ اس پر آپ خاموش ہوگئے۔ مگر تھوڑی دیر بعد پھر بڑے زور سے یہ خیال پیدا ہوا کہ چھت گرنے والی ہے۔ اس پر آپ نے ساتھیوں سے کہا کہ چلو اس کمرہ سے نکلو۔ مگر انہوں نے پھر اسی قسم کا جواب دیا۔ اور آپ پھر لیٹ گئے مگر پھر آپ کے دل پر شدت کے ساتھ یہ خیال غالب ہوا۔ اور یقین ہوگیا کہ شہتیر ٹوٹنے ہی والا ہے۔ اس پر آپ نے پھر ساتھیوں سے فرمایا کہ اٹھو اور میری خاطر ہی کمرہ سے نکل چلو۔ اس پر وہ بڑبڑاتے ہوئے اٹھے اور کہنے لگے۔ کہ خواہ مخواہ آپ ہماری نیند خراب کر رہے ہیں" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے کہ اس وقت مجھے یقین تھا کہ چھت صرف میرے باہر نکلنے کا انتظار کر رہی ہے۔ اسلئے میں دروازہ میں کھڑا ہوگیا۔ اور ان سب کو ایک ایک کرکے گذرنے کو کہا۔ جب سب نکل گئے۔ تو میرا ایک پاؤں ابھی سیڑھی پر تھا اور دوسرا اندر کہ چھت گر پڑی۔ لالہ بھیم سین پر اس واقعہ کا اس قدر اثر تھا کہ جن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ پر جہلم والا مقدمہ چل رہا تھا۔ اسوقت ان کے لڑکے ولایت سے نئے نئے بیرسٹری کرکے آئے تھے اور شہرت حاصل کر رہے تھے۔ لالہ بھیم سین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھا کہ میں نے اپنے لڑکے سے کہا ہے کہ یہ اس کے لئے بڑا اچھا موقعہ ہے کہ وہ آپ کے مقدمہ کی پیروی کرکے برکت حاصل کرے لالہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسی عقیدت اور تعلق ظاہر کیا کرتے تھے۔ کہ حضور اگر ضرورت پیش آتی تو ان سے قرض منگوا لیا کرتے تھے۔ اور احمدیوں سے قرض مانگتے ہوئے حجاب محسوس کرتے تھے"

(الفضل جلد ۲۵ نمبر ۲۶ صـ۲)

لہ سردار جھنڈا سنگھ انجہانی ساکن موضع کاہلواں نزد قادیان (مرتب)

# حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور احمدیت

(۲)

(شیخ محمد احمد پانی پتی)

## اس زمانہ کی اصلاح کسی عالم کے بس میں نہیں

یہ امر کہ اس زمانہ کی اصلاح کسی عالم فقیہہ. مجتہد. محدث یا ولی کے بس میں نہیں. اس امر کو حضرت مجدد نے بھی بیان فرمایا ہے. آپ مکتوبات کی دوسری جلد کے چوتھے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"از حق الیقین وعین الیقین چہ گوید؟ واگر گوید کے فہم کند؟ ایں معاملات از حیطہ ولایت نیست. ارباب ولایت بہ رنگ علماء ظواہر در ادراک عاجز اند ایں کار مقتبس از مشکوٰۃ نبوت است. کہ بعد از تجدید الف ثانی بہ تبعیت ووراثت تازہ گشتہ"

یعنی حق الیقین اور عین الیقین سے کون کہتا ہے. اور اگر کوئی کہے بھی. تو سمجھتا کون ہے؟ یہ معاملات کسی ولی کے بس میں نہیں ہیں. آج کل کے ارباب ولایت بھی ظاہری علماء کی طرح اس امر کے ادراک سے عاجز ہیں. یہ معاملہ تو نبوت کی روشنی سے ہی سرانجام دیا جا سکتا ہے. کہ دوسرے ہزار سال کی تجدید کے بعد نو بوراثت سے تازہ ہو گیا ہے.

حقیقت یہی ہے کہ جب کسی عظیم الشان انسان کے ظہور کا زمانہ ہوتا ہے. تو گمراہی اور فسق و فجور کا طوفان اس حد تک بڑھ جاتا ہے. کہ اس کے روکنے سے ایک معمولی آدمی "قطعاً" عاجز ہوتا ہے. اس کے لئے تو ایک ایسے ہی آدمی کی ضرورت ہوتی ہے. جو روح القدس سے تائید یافتہ. وحی الٰہی کے پانی سے سیراب. اور مشکوٰۃ نبوت سے فیضیاب ہو. وہ آدمی لازماً نبی ہی ہو سکتا ہے. اس وقت کے علماء فضلاء اور وہ اشخاص جن کو روحانی بصیرت کا دعویٰ ہوتا ہے. دوسروں کے رنگ میں رنگین ہو کر ہر کہ در کانِ نمک رفت نمک شد. بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ضلوا فاضلوا کے مصداق بن چکے ہوتے ہیں. پھر ان سے یہ امید کس طرح رکھی جا سکتی ہے. کہ وہ اس نازک اور پُرہول وقت میں امت کی اصلاح کا کام سنبھال سکیں گے. یہ کام تو وہی کر سکتا ہے. جس کو خدا نے خود اپنے ہاتھ سے کھڑا کیا ہو. اور وہ خود ہی اس کو ہدایتیں بھی دے.

غور کیجیے. حضرت امام ربانی کے اس قول کے مقابلہ میں ان لوگوں کے دعووں کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے. جو یہ کہتے ہیں. کہ علمائے دین آجکل بھی اصلاح دین کا کام بخوبی کر سکتے ہیں. اور ان کی موجودگی میں کسی نبی کے آنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی. جب آج سے قریباً چار سو سال پہلے یہ حالت تھی. کہ اس کو دیکھ کر حضرت امام ربانی کو یہ اقرار کرنا پڑا. کہ اس زمانہ کی اصلاح کسی عالم فاضل یا ولی سے ہونی ممکن نہیں. اور اس کام کو وہی شخص سرانجام دے سکتا ہے. جو مشکوٰۃ نبوت سے براہ راست فیضیاب ہو. تو آج جبکہ دنیا گمراہی اور دین سے دوری میں اس وقت سے سینکڑوں ہزاروں گنا زیادہ بڑھ چکی ہے. کسی عالم یا علماء کی کسی جمعیت کی یہ جرأت کس طرح ہو سکتی ہے. کہ وہ اس گمراہی کا عشرِ عشیر بھی دور کر سکے. آج کل کے علماء کی جو اخلاقی اور روحانی حالت ہے. وہ سب پر عیاں ہے. ان کا علم صرف فقہی الجھنوں تک محدود ہے. قرآن مجید جو ہمیشہ کے لئے ایک زندہ کتاب ہے. اور جو دنیا کو گمراہی سے بچانے کا واحد ذریعہ ہے. اس کے حقائق و معارف کے سمجھنے سے وہ کوسوں دور ہیں. وہ اس کو پڑھتے بے شک ہیں. مگر اس کے الفاظ ان کے حلق کے نیچے سے نہیں اترتے. اس امر کا اعتراف ساری مسلمان قوم کرتی ہے. بھلا جس گروہ کی یہ حالت ہو. ذہن میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال آ سکتا ہے. کہ وہ تمام دنیا کی اصلاح اور اس کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گرانے کا کام سرانجام دے سکتا ہے؟

## رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے نبوت مل سکتی ہے

حضرت امام ربانی کے اس مکتوب میں "ایں کار مقتبس از مشکوٰۃ نبوت است" کے الفاظ ایک اور طرح بھی قابل غور ہیں. جماعت احمدیہ پر اس کے مخالفین یہ الزام لگاتے ہیں. کہ اس نے نبوت کے دروازے کو کھلا مان کر نعوذ باللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر حملہ کیا ہے. اور اس طرح آپ کی نبوت کی توہین کی ہے. یہ الزام اتنا لغو. لچر. بودا اور لایعنی ہے. کہ سنکر حیرت ہوتی ہے. حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی دعویٰ ہے. کہ میں نے جو کچھ لیا ہے. وہ مشکوٰۃ محمدی کے نور سے لیا ہے. آپ نے ایک نہیں سینکڑوں مرتبہ واشگاف الفاظ میں فرمایا ہے. کہ مجھے جو کچھ ملا ہے. وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا ہے. اور میں نے جو کچھ حاصل کیا ہے. وہ آپ ہی کی روشنی اور نور سے حاصل کیا ہے. آپ کس درد سے فرماتے ہیں.

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

آپ نے بے شک نبوت کا دعویٰ کیا. لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی سے علیحدہ رہ کر نہیں. بلکہ آپ ہی کی غلامی میں اور آپ ہی کے نور سے فیضان پا کر. اور ظاہر ہے. کہ اگر غلام کو کوئی درجہ ملتا ہے. تو اس سے آقا کی شان کسی طرح بھی کم نہیں ہوتی. بلکہ اور بڑھ جاتی ہے. کیونکہ غلام کا جو کچھ ہوتا ہے. وہ آقا کا ہی ہوتا ہے. سو اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبوت ملی. تو اس سے آقائے دوجہان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کسی طرح بھی کم نہیں ہوئی. آپ کی نبوت میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آئی. بلکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی چیز محمدؐ ہی کے پاس رہی. کل برکۃ من محمد صلے اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم و من تعلم.

یہ ایک نہایت ہی موٹی بات ہے. مگر نہ معلوم کیوں ہمارے علماء اس قدر صاف بات بھی نہیں سمجھ سکتے. اگر ایک گورنر کے ہونے سے گورنر جنرل کی شان میں کوئی فرق نہیں آتا. اگر ایک وائسرائے کے مقرر ہونے سے بادشاہ کی کوئی توہین نہیں ہوتی. تو پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی میں کسی نبی کے آنے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں کس طرح فرق آ سکتا ہے. اور آپ کی نبوت کی کس طرح توہین ہو سکتی ہے. کیا حضرت موسیٰ ع کی موجودگی میں حضرت ہارونؑ کے نبی بننے سے حضرت موسیٰ کی شان میں کوئی فرق آیا؟ اور کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملنے سے آپ کی نبوت کی کوئی توہین ہوئی؟ اگر نہیں تو پھر امت محمدیہ میں سے کسی کے نبوت سے سرفراز ہونے پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی توہین کس عقل اور کس سمجھ کی رو سے ہو سکتی ہے؟

## آقا کا کمال غلاموں کی خدمت میں ہے

حقیقت یہی ہے. جو اوپر بیان ہوئی ہے. کہ جو مرتبہ غلاموں کو ملتا ہے. اس سے آقا کی شان میں کسی طور کی بھی کمی نہیں آتی. اور خادم کو جس قدر بڑا رتبہ ملے گا. آقا کی شان اسی قدر بلند ہوگی. حضرت امام ربانی رح کے ساتھ بھی ایک ایسا ہی معاملہ گزرا ہے. اور اسی قسم کے خیالات ظاہر کرنے کی وجہ سے آپ پر بھی اعتراضات کی سخت بوچھاڑ ہوئی ہے.

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

"برادر عزیز القدر خواجہ محمدؐ امین اکرمہ اللہ تعالیٰ کے وہ سوال کردہ بودند کہ حضرت شیخ مجدد قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز در مکتوب نود وچہارم از جلد ثالث وغیر آں نیز تصریح کردہ اند بآنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را بعد ہزار سال بواسطہ بعض افراد امت مقام خلت حاصل شد و دعائے اللّٰھم صل علیٰ محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم مستجاب گشت. و باشارہ مفہوم میگردد کہ مراد ازاں فرد. ذات حضرت مجدد است. ایں مقدمہ بظاہر مورد اشکالات کثیرہ است ازاں جملہ آنکہ توسط فردے از افراد امت در حصول مقام خلت کہ از اعلیٰ مقامات است مستلزم فضل او بر ذات حضرت خاتم الانبیاء ست علیہ الصلوٰت والتسلیمات."

بحوالہ کوثر از شیخ محمدؐ اکرام ایم. اے صفحہ ۱۸۹

یعنی برادر عزیز القدر خواجہ محمدؐ امین نے پوچھا ہے. کہ حضرت شیخ مجدد قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز نے تیسری جلد کے مکتوب میں اور اس کے علاوہ اور مقامات پر بھی یہ تصریح کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک ہزار سال گزرنے کے بعد امت کے ایک فرد کے ذریعہ مقام خلیلی حاصل کیا ہے. اور اس طرح دعائے اللّٰھم صل علیٰ محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم قبول ہوئی ہے. اس جگہ فرد سے مراد حضرت مجدد رح کی ذات معلوم ہوتی ہے. بظاہر اس دعوے پر کئی اعتراضات وارد ہوتے ہیں. منجملہ اور اعتراضات کے ایک یہ بھی ہے. کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی امت کے ایک فرد کے ذریعہ مقام خلیلی جو کہ اعلیٰ مقامات میں سے شمار ہوتا ہے حاصل کیا ہے. اور اس طرح آپ (حضرت مجدد) کی فضیلت حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰت والتسلیمات پر لازم آتی ہے."

حضرت امام ربانی رح نے تیسری جلد کے علاوہ اسی خیال کا اظہار دوسری جلد کے چھٹے مکتوب میں بھی کیا تھا. اس پر ان کے مشہور خلیفہ اور سوانح نگار خواجہ ہاشم نے اس کی توضیح چاہی تھی. آپ نے پوچھا تھا. کہ اس عبارت کے کیا معنے ہیں. جو چھٹے مکتوب میں واقع ہے. کہ "میں خیال کرتا ہوں. کہ میری پیدائش سے مقصود یہ ہے. کہ ولایت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم. ولایت ابراہیمی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ میں رنگی جائے. اور ولایت محمدی کا حسن ملاحت ولایت ابراہیمی کے جمالِ صباحت کے ساتھ مل جائے. اور اس انصباغ و امتزاج سے محبوبیت محمدیہ کا مقام درجہ بلند تک پہنچ جائے."

حضرت مجدد رح نے اس سوال کا جواب اسی جلد کے ستانویں مکتوب میں بایں الفاظ دیا تھا:.

"وہ انتفاع و استفادہ جو صاحب دولتوں کو غلاموں اور خادموں کی جہت سے میسر ہوتا ہے. کوئی ممنوع و محذور نہیں. اور نہ ہی اس میں ان کا کسی قسم کا قصور و نقصان ہے. بلکہ صاحب دولتوں کا کمال

غلاموں اور خادموں کی خدمت ہی میں ہے۔"

اس حقیقت کا اظہار کہ "صاحب دولتوں کا کمال غلاموں اور خادموں کی خدمت ہی میں ہے" بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں کیا ہے۔ مگر تعصب نے مخالفین کی آنکھوں کو اندھا اور دماغوں کو ماؤف کر رکھا ہے۔ کہ وہ کسی بات پر غور و فکر سے کام لینا جانتے ہی نہیں۔

## اجرائے نبوت

اب حضرت امام ربانی رح کی تحریرات میں سے ایک ایسا حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"متشابہات قرآنی نیز از ظاہر مصروف اند و بر تاویل محمول قال اللہ تعالےٰ وما یعلم تاویلہ الا اللہ یعنی تاویل آں متشابہ را ہیچ کس نمی داند مگر خدائے عز و جل۔ پس معلوم شد کہ متشابہ نزد خدائے جل وعلا نیز محمول بر تاویل ست و از ظاہر مصروف و علمائے راسخین را نیز از علم ایں تاویل نصیبے عطا می فرماید چنانچہ بر علم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہ خاص رسل را اطلاع می بخشد۔ آں تاویل را خیال نکنی کہ در رنگ تاویل "ید" ست بقدرت و تاویل "وجہ" بذات۔ حاشا و کلا آں تاویل از اسرار است کہ بر اخص خواص علم آں عطا می فرماید"۔

(مکتوبات امام ربانی جلد ا مکتوب ۳۱۰)

یعنی "قرآن مجید کے متشابہات بھی ظاہری معنی سے پھر کر محمول بر تاویل ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ (ان کی تاویل سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا) پس معلوم ہوا۔ کہ متشابہات خدائے بزرگ و برتر کے نزدیک بھی محمول بر تاویل ہیں۔ اور ان کے ظاہری معنی مراد نہیں۔ اور خدا تعالیٰ علمائے راسخین کو بھی اس علم کی تاویل سے حصہ عطا فرماتا ہے۔ اس سے بڑھ کر علم غیب جو کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس کی اطلاع صرف رسولوں کو ہی عطا فرماتا ہے۔ اس تاویل کو ویسی نہ سمجھنی چاہیئے۔ جیسی کہ "ہاتھ" سے مراد قدرت اور "وجہ" سے مراد ذات الٰہی ہے۔ حاشا و کلا ایسا نہیں۔ بلکہ اس تاویل کا علم تو وہ اپنے خاص الخاص بندوں کو ہی عطا فرماتا ہے"۔

اس عبارت میں آپ نے صاف طور پر تحریر فرما دیا ہے۔ کہ اسرارِ قرآنی کو اللہ تعالیٰ اپنے الہام سے خواص امت پر کھولتا ہے۔ مگر جن کو اپنے مخصوص علم غیب سے اطلاع دیتا ہے۔ وہ رسول ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس جگہ صرف پہلے آنے والے رسولوں کا ذکر ہے۔ کیونکہ حضرت امام ربانی رح اسرار قرآنی کو خواص امت پر کھولنے کا ذکر فرما رہے ہیں۔ اور اسی ضمن میں علم غیب کے رسولوں پر کھولے جانے کے ذکر سے لازماً امت محمدیہ کے اندر مبعوث ہونے والے رسول ہی مراد ہیں۔

## امام وقت کی بیعت کے بغیر چارہ نہیں

آخر میں ایک اعتراض کا جواب دے کر مضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔ وہ اعتراض ان صاحبان کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ ہم قرآن۔ سنت اور حدیث پر پوری طرح عمل کرتے ہیں۔ ہمیں آخر حضرت مرزا صاحب کی بیعت کی کیا ضرورت ہے؟ ایسے اصحاب کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے حضرت امام ربانی رح کا یہ قول پیش کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"مجدد آنست کہ ہرچہ دراں مدت از فیوض بہ امت رسد۔ بتوسط او رسد۔ اگرچہ اقطاب و اوتاد آں وقت باشند"

یعنی مجدد وہ ہوتا ہے۔ کہ اس کے زمانہ میں امت اسی کے توسط سے فیوض حاصل کرتی ہے۔ خواہ کوئی اپنے وقت کے اقطاب و ابدال میں سے ہی کیوں نہ ہو۔ (جب تک اس کے سلسلہ بیعت میں داخل نہ ہوگا۔ ان فیوض سے محروم رہے گا)"

یہی حال اس زمانہ کا بھی ہے۔ امام وقت کا ظہور ہو چکا ہے۔ اب نجات صرف اسی صورت میں مل سکتی ہے۔ کہ اس پر صدق دل سے ایمان لایا جائے۔ اور مطیع و منقاد ہو کر اس کے سلسلہ بیعت میں داخل ہوا جائے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

---

(۵) میرا لڑکا خلیل احمد عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب اسکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
شیخ قادر بخش موگہ والا حال اوکاڑہ

---

## ولادت

(۱) ۲۸ر مئی سنہ ۵۲ء کو خدا تعالیٰ نے بندہ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسعود احمد نام تجویز فرمایا۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ نو مولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ مرزا عبد السمیع سٹیشن ماسٹر منٹگمری (۲) میری لڑکی عزیزہ مسعودہ خانم اہلیہ ڈاکٹر عبد الصمد خاں چودھری ڈھاکہ کو اللہ تعالےٰ نے یکم جون کو پہلی بچی عنایت فرمائی ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ اللہ نو مولودہ کو لمبی عمر عطا فرماوے۔ اور نیک و خادمہ دین بنائے۔ اور والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین
اہلیہ چودھری ابو الہاشم خاں مرحوم ربوہ۔

---

# محترم سردار محمد یوسف صاحب مرحوم ایڈیٹر نور

(از مکرم خواجہ غلام نبی صاحب گھاریاں)

مکرم سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" کی وفات ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ لیکن ان ایام رنج و الم میں جب کہ خدا تعالیٰ کی خاص مصلحت کے ماتحت صدمات کے تواتر سے جماعت کی خاص تربیت کی جا رہی ہے۔ ہم صمیم قلب سے انا للہ و انا الیہ راجعون کا ہی ورد کرتے ہیں۔

سردار صاحب محترم کئی غیر معمولی خوبیاں رکھتے تھے۔ آپ نومسلم تھے۔ سکھوں کے ایک ایسے خاندان سے مسلمان ہوئے تھے جس میں تعلیم بہت کم تھی۔ ایسے لوگوں میں رہتے ہوئے عنفوان شباب میں ہی اسلام قبول کر لینا خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا۔ مزید فضل یہ ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل ہو گئے۔ اور آپ کی صحبت اٹھانے کی سعادت پائی۔ اور پھر سلسلہ احمدیہ کے اہل قلم اصحاب میں خاص پایہ رکھتے تھے۔ ساری عمر آپ نے خدمات اسلام میں تحریری اور تقریری رنگ میں صرف کر دی۔ گورمکھی تو آپ ابتدا سے ہی جانتے تھے۔ اس میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔ جو سکھوں میں بہت مقبول ہوا۔ اور بڑی قدر سے نگاہ سے دیکھا گیا۔ ہندی آپ نے خود مطالعہ سے پڑھی اور اس میں بھی قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔ اس کی بھی بہت قدر ہوئی۔ ان دونوں زبانوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح بھی مرتب فرمائی۔ اور بھی کئی کتابیں تصنیف کیں۔ غرض بہت معمولی حالات سے غیر معمولی محنت اور کوشش کے ذریعہ غیر معمولی ترقی اور آسودگی تک پہنچے۔

میں جب سنہ ۱۹۱۱ء میں ایک طالب علم کی حیثیت سے قادیان پہنچا۔ تو اس کس مپرسی کے دور میں معلوم نہیں کس طرح آپ سے تعارف ہو گیا۔ آپ میرے ان چند محسنوں اور مہربانوں میں سے ایک تھے۔ جو محض للہ مجھ پر شفقت فرماتے تھے۔ میں نے ان سے بھی کچھ نہ کچھ سیکھا۔ اور دینی و دنیوی لحاظ سے بہت فائدہ اٹھایا میں نے اسی زمانہ میں سب سے پہلا مضمون انہی کی حوصلہ افزائی پر لکھنے کی جرأت کی۔ جو انہوں نے اپنے اخبار "نور" میں "مہا بھارت کا ایک ورق" کے عنوان سے شائع فرمایا۔ پھر اس کا دوسرا اور تیسرا نمبر بھی شائع کیا۔ اس وقت میری یہ حالت تھی۔ کہ میں نے مضمون کے ساتھ نام لکھنے کی بھی جرأت نہ کی۔ صرف غ۔ن لکھا۔ اس کے بعد آپ نے میرے کئی مضامین اور نوٹ شائع فرمائے۔ اور معمولی رسمی تعارف مخلصانہ دوستی میں بدل گیا۔ جو آخری وقت تک قائم رہا۔ گو آخری وقت شکل دیکھنی بھی نصیب نہ ہوئی۔ انقلاب کے بعد کئی بار لاہور میں ملے اور ہر بار ممکن امداد پر آمادگی کا حسب معمول اظہار کیا۔

آپ بڑے صابر۔ مستقل مزاج۔ انتہائی محنت و مشقت کے عادی اور محبت کرنے والے دوست تھے۔ جب میرے سپرد "الفضل" کا کام ہوا تو بہت خوش ہوئے۔ مذاقیہ رنگ میں فرمایا۔ جس پودے کی میں نے آبیاری کی۔ الحمد للہ۔ اس کے پھولنے پھلنے کے دن آ گئے۔ پھر جوں جوں دن نہیں بلکہ سال گذرتے گئے۔ میری پہلی حالت کو فراموش کر کے اچھے خاصے مداح بن گئے۔ بارہا میرے کسی مضمون کو ملاقات کا ذریعہ قرار دے کر تشریف لے آتے۔ یوں بھی انہیں دوست پروری کا بڑا ملکہ تھا۔ جب تک صحت اچھی رہی۔ گاہے گاہے دفتر میں ملاقات کے لئے تشریف لے آتے۔ اور تبادلہ خیالات سے محظوظ کرتے۔

انقلاب نے کس کو جھنجھوڑ کر نہیں رکھ دیا لیکن پرانے بزرگ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ اور دیرینہ رفقاء جس سرعت کے ساتھ بابر کاب ہیں۔ یہ زندوں کے لئے بہت ہی صدمہ کا موجب ہے۔ اور مزید صدمہ اس بات کا ہے کہ جانے والوں کا دنیا میں آخری ملاقات کا موقع بھی میسر نہیں آتا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون یہ غم اور صدمات بروز حشر ہی دور ہوں گے۔ اگر ہم اس قابل سمجھے گئے۔

---

## درخواست ہائے دعا

میری اہلیہ تاحال نقرس کی تکلیف سے بیمار ہے احباب اس کی صحت کیلئے دعا کرتے رہیں۔
(عبد الرحمن راحت محکمہ سول ڈیفنس ڈی سی آفس لاہور)

(۲) خاکسار کا چھوٹا بچہ عزیزم محمد شہود اقبال بعارضہ ڈبل نمونیہ سخت بیمار ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ آج سانس بھی رات سے ڈک ڈک کر آ رہا ہے۔ سخت پریشان کن حالت ہے۔ احباب کرام بزرگان و درویشان دعائے خاص فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ دے۔ اللّٰھم آمین (غلام محمد ثالث)

(۳) برادرم مرزا عبد الرؤف صاحب دار الفضل حال کیمل پور کا فرزند عبد الرحیم اکثر شدید علالت کے باعث بہت لاغر ہو گیا ہے۔ احباب عزیز کی صحت اور درازی عمر کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔
(مرزا عبد السمیع سٹیشن ماسٹر ڈیوٹی منٹگمری)

(۴) والد محترم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر کئی دنوں سے بخار پیچش اور اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے اور ان کی دفع مشکلات کے لئے بھی درد دل سے دعا فرمائیں۔
(خاکسار ملک محمد عمر سنت نگر ——— لاہور)

# چندہ وصولی و بقایا جات جماعتہائے احمدیہ پاکستان

جماعتہائے مقامی کے بجٹ حصہ آمد چندہ عام دستورات جلسہ سالانہ سال ۱۹۵۱-۵۲ء اور وصولی اور بقایا کی فہرست درج ذیل ہے تا ایک تو احباب کو معلوم ہو سکے۔ کہ اگر ان کی جماعت کے حساب میں کوئی غلطی ہے۔ تو اس کی تصحیح کروالیں۔ اور دوسرا یہ کہ سست جماعتیں اپنی سستی کو دور کریں۔ اور آئندہ شائع ہونے والی فہرست میں ان کے نام سو فی صدی پورا چندہ لازمی ادا کرنے والوں میں آئے۔

(نظارت بیت المال)

(بقایا) حلقہ ملتان

| نام جماعت | چندہ عام بجٹ | وصولی | بقایا | بجٹ جلسہ سالانہ | وصولی | بقایا |
|---|---|---|---|---|---|---|
| چک ع ۹ نور پور | ۲۳۱۷ | ۴۸۸ | ۱۸۲۹ | | ۱۰۴ | |
| چک 125/P نزد ندی علی | ۱۵۸۷ | ۱۳۲۶ | ۲۶۱ | ۱۸۲ | ۱۳۶ | ۴۶ |
| چک ع ۱۳۳ | ۳۰۲ | ۲۲۷ | ۷۵ | ۱۰۸ | — | ۱۰۸ |
| منڈی بوریوالہ | ۱۱۵۱ | ۱۱۲۲ | ۲۹ | ۱۰۵ | ۸۶ | ۱۹ |
| کبیر والا | ۱۱۶۹ | ۴۴۲ | ۷۲۷ | ۷۲ | ۶۷ | ۵ |
| چک ع ۱۶۶ نہر مراد | ۱۷۲۲ | ۶۵۱ | ۱۰۷۱ | ۴۱۲ | ۹۸ | ۳۱۴ |
| الٰہ آباد | ۹۴۷ | ۶۱ | ۸۸۶ | ۱۲۰ | ۴۱ | ۷۹ |
| شجاع آباد | ۱۸۵ | — | ۱۸۵ | ۲۹ | — | ۲۹ |
| میلسی | ۶۸۷ | ۴۳۶ | ۲۵۱ | ۶۷ | ۴۲ | ۲۵ |
| چک ع 47/P منڈ نورد | ۱۷۸۱ | ۲۰۰ | ۱۵۸۱ | ۱۵۷ | ۸۰ | ۷۷ |
| شہر سلطان | ۱۲۴ | ۳۰ | ۹۴ | ۴۶ | — | ۴۶ |
| چک 27-30-37 | ۱۲۸۶ | ۱۳۵ | ۱۱۵۱ | ۱۲۶ | ۱۵ | ۱۱۱ |
| چک ع 84/3R الف | ۲۹۸۵ | ۵۷۴ | ۲۴۱۱ | ۳۴۶ | ۹ | ۳۳۷ |
| رحیم یار خان | ۲۱۳۹ | ۱۴۸ | ۱۹۹۱ | ۳۵۳ | ۲۱ | ۳۳۲ |
| میاں چنوں | ۲۹۶ | ۹۵ | ۲۰۱ | ۲۰ | ۲۰ | — |
| کوٹھی والا چاہ جین سنگھ | ۵۷۳ | ۵۷۳ | — | ۶۴ | ۵۹ | ۵ |
| چاہ احمدیاں والا | ۳۳۲ | ۳۳۲ | — | ۲۷ | ۱۷ | ۱۰ |
| صادق آباد | ۷۲۶ | ۳۸۰ | ۳۴۶ | ۹۵ | ۳۶ | ۵۹ |
| خان پور | ۱۰۰۲ | ۴۱۰ | ۵۹۲ | ۱۴۳ | — | ۱۴۳ |
| چک نمبر 213-243/9.R | ۱۳۴۵ | ۳۰۵ | ۱۰۴۰ | ۱۴۶ | ۱۱ | ۱۳۵ |
| " ع 89/3.R منڈی میراں | ۲۵۰ | ۱۱۶ | ۱۳۴ | ۳۱ | ۱۱ | ۲۰ |
| " ع 191/7.R | ۴۷۰ | — | ۴۷۰ | ۱۲۲ | ۲۵ | ۹۷ |
| " ع 344 | ۲۱۹ | ۵۹ | ۱۶۰ | ۱۳۸ | ۳ | ۳۵ |
| " نمبر ع 141 نہر مراد | | ۵۵ | | | — | — |
| ملتان چھاؤنی | ۳۲۰۵ | ۳۲۰۵ | — | ۲۳۲ | ۱۳۸ | ۹۴ |
| بھیٹ قائم شاہ | ۱۳۲ | ۴۶ | ۸۶ | ۸ | ۴ | ۴ |
| چک نمبر 327/H.R | ۲۷۹ | ۱۷۷ | ۱۰۲ | | — | — |
| چک نمبر ع 63/D.B | ۱۷۸ | ۱۲۵ | ۵۳ | ۳۳ | ۷ | ۱۴ |
| چشتیاں | ۳۱۴ | ۱۹۸ | ۱۱۶ | ۴۸ | ۲۹ | ۱۹ |
| چک ع 102 فتح نہر | ۱۰۳۶ | ۱۴۵ | ۸۹۱ | ۲۶ | ۲۶ | — |
| قتال پور | ۴۷۲ | ۲۳ | ۴۴۹ | ۵۲ | ۴۱ | ۱۱ |
| چک ع 166 نہر مراد | ۳۲۱۴ | ۱۲۲۴ | ۱۹۹۰ | ۵۹۲ | ۲۱۰ | ۳۸۲ |
| میزان | ۴۲,۲۵۸ | ۳۶,۴۶۸ | ۳۶,۶۱۳ | ۸,۲۵۱ | ۳,۵۳۰ | ۵,۷۵۴ |



## لٹریچر کی اشاعت

پاک محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ کا تعلق تکمیل شریعت کے ساتھ تھا۔ اور آپ کی بعثت ثانیہ کا تعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں ہوئی۔ تکمیل اشاعت کے ساتھ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے اپنے کام کو جن پانچ بنیادی شاخوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک اشاعت شاخ کی بھی ہے۔ اب اسی غرض کی تکمیل کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے ماتحت تالیف و تصنیف کا ایک نیا شعبہ قائم فرمایا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم پھیلائے جائیں۔ اور اسلام اور احمدیت کی تائید میں تالیف و تراجم کروا کر بکثرت لٹریچر کی اشاعت کی جائے۔ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک مرکزی دار التالیف والترجمہ قائم کرنے کی بھی تجویز ہے۔

(۱) اس تحریر کے ذریعہ جماعت کے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ تالیف و ترجمہ و طباعت و اشاعت لٹریچر سے متعلق وہ اپنی تجاویز اور مشوروں سے خاکسار کو مطلع فرمائیں

(۲) جن دوستوں کو تالیف و ترجمہ کا تجربہ ہو۔ وہ اس دار التالیف والترجمہ کے ممبر بنیں۔

(۳) مجھے ایسے دوستوں کے اسمائے گرامی سے مطلع فرمائیں۔ جو عربی۔ انگریزی۔ فرانسیسی۔ جرمنی۔ اور انڈونیشین وغیرہ زبانوں کے ماہر ہوں۔ تاکہ ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی کتب اور دیگر تالیفات کے تراجم کروائے جا سکیں۔ اور تالیف کے کام میں وہ ہمیں مدد دے سکیں

(۴) غور و فکر کے بعد ایسی تجاویز سے بھی مطلع فرمائیں۔ جن کی روشنی میں تالیفات کی تیاری۔ طباعت اور فروخت کا تسلسل جاری رہے۔ یہی وہ کام ہے۔ جس کے لئے احباب جماعت کے مشورہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک لمیٹڈ کمپنی کے قائم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

(۵) ملک میں ایسا رجحان اور دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تا لوگ ہمارا لٹریچر پوشوق جذبہ کے ساتھ خریدنے اور پڑھنے پر مجبور ہوں۔ اور اس میں ایک سرور اور لذت محسوس کریں۔

دوستو! دین اور دین کی مہتمم بالشان اغراض کے مدنظر حضرت کا یہی موقعہ ہے اس وقت کو غنیمت سمجھیں:۔ (نائب وکیل التالیف والتصنیف تحریک جدید ربوہ)

# اسلام کی فضیلت پر پاکستان کے متدین اور متقی وزیر خارجہ کی تقریر میں ہنگامہ برپا کرنیوالے

## مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا اور پاکستان کو بدنام کرنا چاہتے ہیں

### ہم حکومت سے اتحاد تنظیم اور انسانیت کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ اس فتنہ کو فی الفور دبایا جائے

(منقول از ہفت روزہ بے باک سرگودہا یکم جون ۱۹۵۲ء)

قارئین کو ریڈیو پاکستان اور روزانہ اخبارات کے ذریعہ سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ ۱۷، ۱۸ مئی ۱۹۵۲ء کو کراچی کے جہانگیر پارک کے اندر "اسلام ایک زندہ مذہب ہے" کہنے والے کے خلاف مردہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ جلسہ میں پتھراؤ کیا گیا۔ جس سے حالات کافی مخدوش ہو گئے۔ مفصل رپورٹ کسی دوسری جگہ درج ہے۔

ہمارے ایک احراری بزرگ نے ہمیں فرمایا ہے کہ ہمارا لب و لہجہ احرار کے بارے میں نہایت تند و تلخ ہوتا ہے۔ اس لئے ہم ان کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے نہایت نرم الفاظ میں کچھ گزارشات پیش کرنا چاہتے ہیں۔

"مجلس احرار" یہ گرگٹ جماعت جو مرغ بادنما کی طرح اپنا رخ بدلتی رہتی ہے۔ جسے کل اپنا آج کا مسلک غلط نظر آتا ہے۔ اور پرسوں آج کا مسلک راست معلوم ہوتا ہے۔ جسے خود یہ علم نہیں کہ وہ چاہتی کیا تھی اور چاہتی کیا ہے۔ جس کے مقدس "لیڈران کرام" ۱۵ اگست تک سیاست کا رخ معلوم نہ کر سکے۔ وہ ان سے کس سمجھ بوجھ کی توقع رکھی جا سکتی ہے جس کا وجود ہی محض اس لئے معرض ظہور میں لایا گیا۔ کہ کچھ خود غرض لوگ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کے لئے اس جماعت کو بطور "حربہ" استعمال کریں جس نے ہر موقعہ پر مسلمانوں کے ساتھ غداری کی۔ جس نے نظریۂ پاکستان کا مذاق اڑایا۔ کبھی تو یہ جماعت سیاسی ہے۔ کبھی مذہبی پھر سیاسی۔ پھر مذہبی غرضیکہ "مذہبیوں" کی یہ جماعت گرگٹ کی طرح رنگ ہی بدلتی نظر آئی۔

مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا اور تخریبی کارروائیاں کرنا اس جماعت کا پرانا مشغلہ ہے جس پر نہایت استقلال کے ساتھ آج تک قائم ہے۔ کراچی کے تلخ واقعات بھی اسی روش کا نتیجہ ہیں۔ آج قائد اعظم علیہ الرحمۃ کی روح "مسلمانوں" سے پوچھ رہی ہے۔ کہ کیا میں نے تمہیں اتحاد اور تنظیم کا یہی سبق دیا تھا جس کا مظاہرہ تم مسلمان بھائیوں کے ساتھ کر رہے ہو ... [illegible]

کہ آخر احمدیوں کا قصور کیا تھا۔ ان کے جلسہ میں پتھراؤ کیوں کیا گیا۔ اس جلسہ میں موضوع تقریر یہی تھا "اسلام ایک زندہ مذہب ہے" کیا ان مفسدین کو اس چیز سے اختلاف ہے؟ آخر یہ متشددانہ رویہ کیوں اختیار کیا گیا؟ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو نہ مسلمانوں سے دلچسپی ہے۔ نہ اسلام سے انہیں صرف اپنے ہی موضوع سے دلچسپی ہے۔ اور ان کا موضوع ہے۔ فساد! ان کی گزشتہ روایات بھی یہی کہتی ہیں۔ انہوں نے ہر اس موقعہ پر فساد کیا اور کرایا۔ جہاں مسلمان آپس میں مل بیٹھے کبھی شیعہ سنی فتنہ کو ہوا دی گئی۔ کبھی مدح صحابہ کی راگنی الاپی گئی۔ کبھی ردّ مرزائیت کے نام پر منہ میں جھاگ لا لا کر مظاہرے کئے گئے۔

اس وقت تو یہ تخریبی کارروائیاں انگریز کراتا تھا۔ کیونکہ اس کا مفاد ہی اسی میں تھا کہ لڑاؤ اور حکومت کرو۔ مگر اب ــــ؟

اب یہ نتیجہ ہے ہماری حکومت کی نرم پالیسی کا۔ ان بھیڑیوں کے منہ کو انسانی خون لگ چکا ہے۔ یہ اب بھی برّۂ معصوم کی تلاش میں ہیں۔

ہم حکومت سے امن اتحاد تنظیم اور انسانیت کے نام پر اپیل کرتے ہیں۔ کہ اس فتنہ کو فی الفور دبایا جائے ورنہ یہ آئے دن کے فسادات نہ صرف حکومت کے لئے دردسر کا موضوع ہیں۔ بلکہ عامۃ المسلمین میں بھی بددلی تشکک اور عدم اعتماد کی ایک لہر پیدا کر دیں گے۔ جو قوم کو ثمر حصول میں تقسیم کر کے ملی شیرازہ پارہ پارہ کرنے کا باعث ہوں گے۔ ہم مانتے ہیں۔ کہ یہ پاکستانی سورما بڑے بہادر ہیں۔ کاش حکومت ابھی سے ان کی فہرست مرتب کرے تاکہ جب کبھی جہاد کشمیر کا وقت آئے۔ تو انہیں محاذ پر بھیجکر ان کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

حکومت پاکستان کے دل۔ کراچی میں حکومت پاکستان کا متدین اور متقی وزیر خارجہ ایک جلسہ کے اندر اسلام کی افضلیت پر تقریر فرما رہا ہے اور اس جلسہ گاہ کے پاس چند شوریدہ سر ... [illegible]

کرا۔ پر للے ہوئے مفسد گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش میں ہیں۔ یہ یقینی بات ہے کہ ایک ایسے جلسہ میں جہاں اسلام کی فضیلت بیان کی جانی مقصود ہو۔ غیر مسلم اور بیرونی ممالک کے سفراء معززین بھی مدعو ہوں گے۔ صرف یہ تصور کیجئے۔ کہ جب ہمارا وزیر خارجہ یو۔ این۔ او میں اور دیگر ممالک میں اپنی مدلل تقاریر سے ان لوگوں کو محو حیرت بنا کر خراج تحسین حاصل کرتا ہوگا۔ اور پھر ان ممالک کے معززین کو جو کراچی میں مقیم ہیں۔ اور جلسے کے اندر ہمارے وزیر خارجہ کی اس طرح گت بنتی دیکھتے ہوں گے۔ تو ان کی مقبولیت کے متعلق ان کا تاثر کیا ہوگا

اگر ہمارے وزیر خارجہ کا وقار ان لوگوں کی نظروں کے سامنے خاک میں ملا دیا جائے۔ تو کیا ہمارے ملک کا وقار قائم رہ سکتا ہے؟ اگر یہ کوئی انتخابی جلسہ ہوتا یا الیکشن کے سلسلہ میں کوئی اجتماع ہوتا۔ تو بھی مفسدین کی یہ حرکت قابل برداشت نہ ہوتی۔ لیکن ــــ لیکن یہ ایک خالص مذہبی جلسہ تھا۔ مفسدین کی روش یقیناً حد درجہ افسوسناک ہے۔

ہمیں اب یہ اندازہ لگانا ہوگا کہ آئندہ کے لئے حکومت اس سلسلہ میں کیا پالیسی مقرر کرتی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ عدالت میں یہ معاملہ ملزمان کے سزا پانے یا بری ہو جانے پر ہی ختم ہو جائے گا۔ یا اس حادثہ کی روشنی میں آئندہ کے لئے اس قسم کی تخریبی سرگرمیوں کے استیصال کے لئے بھی حکومت کوئی اقدامات کرتی ہے؟

---

# وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے بیان سے برطانوی حلقوں میں اضطراب

## عربوں کو پاکستان کی عالم اسلام دوستی کا یقین ہو گیا

قاہرہ ۶ جون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار قاہرہ رقمطراز ہے کہ کراچی میں چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے پاکستان کے مصر اور اسلامی ممالک کے ساتھ تعلقات کے بارے میں حکمت عملی کی جو وضاحت کی ہے۔ اس کے بیان کا بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ چوہدری صاحب کے اس بیان کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا ہے۔ کہ پاکستان کی خارجہ حکمت عملی کے بارے میں بعض حلقوں میں جو شکوک تھے۔ وہ رفع ہو گئے ہیں۔ عرب حلقوں کو یقین ہو گیا ہے کہ پاکستان عالم اسلام کی بے لوث خدمت کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ اور اس تعلق میں اس کی حکمت عملی قطعی طور پر آزاد ہے۔

روزنامہ المصری نے لکھا ہے کہ وزیر خارجہ پاکستان کے بیان سے برطانوی حلقوں میں سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اس خیال کا اظہار پیرس کے با اثر روزنامہ نگار نے اپنے ایک طویل مقالہ میں کیا ہے۔

(روزنامہ زمیندار ۸ جون ۱۹۵۲ء)

---

## روزنامہ "امروز" کی ضمانت کی ضبطی کا مسئلہ

### عدالت عالیہ نے عارضی حکم امتناعی جاری کر دیا

لاہور ۶ جون۔ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ مشتمل بر آنریبل چیف جسٹس جناب محمد منیر جسٹس ایس۔ اے رحمن جسٹس ایم آر کیانی نے عارضی حکم امتناعی جاری کر کے حکومت پنجاب کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ مقامی روزنامہ "امروز" اور پاکستان ٹائمز پریس کی ضمانتوں کی ضبطی کے بارے میں تا فیصلہ مقدمہ کوئی کارروائی نہ کرے۔ عدالت عالیہ نے یہ حکم امتناعی "امروز" کے پرنٹر و پبلشر اور پاکستان ٹائمز پریس کے کیپر کی اپیل پر جاری کیا ہے۔ اپیل کنندہ کی طرف سے مسٹر محمود علی قصوری بیرسٹر پیش ہوئے۔

یاد رہے کہ حکومت پنجاب نے حال ہی میں

روزنامہ امروز اور پاکستان ٹائمز پریس کی ۲-۳ ہزار روپے کی ضمانتیں ضبط کرنے کا حکم جاری کیا تھا۔ یہ کارروائی امروز کی ۲ مئی ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں شائع شدہ ایک مضمون بعنوان "گر [illegible] برا نہ مانے" کی بناء پر کی گئی ہے۔ یہ مضمون "امروز" کراچی سے نقل کیا گیا تھا۔ (نوائے وقت ۸ جون ۱۹۵۲ء)